شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

چار سنسنی خیز خواب

تخریج شدہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)

SC1288

﴿۸۶ فہرس ۹۲﴾

چار مَدَنی پھول

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم ارشاد فرماتے ہیں: ''میں کوہِ لبنان میں کئی اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کی صحبت میں رہا ان میں سے ہر ایک نے مجھے یِہی وصیت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو اِن چار باتوں کی نصیحت کرنا: {1} جو پیٹ **بھر** کر کھائے گا اُسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی {2} جو زیادہ سوئے گا اُس کی عمر میں بَرَکت نہ ہوگی {3} جو صِرف **لوگوں کی خوشنودی** چاہے وہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مایوس ہو جائے گا {4} جو **غیبت** اور **فُضُول گوئی** زیادہ کرے گا وہ دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔'' (مِنہاجُ العابدین ص۱۰۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

چار سنسنی خیز خواب[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (32 صَفَحات) مکمَّل پڑھ لیجئے

ان شاءَ اللہ عزوجل فکرِ آخرت کا انمول خزانہ ہاتھ آئیگا

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیّ بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ (سارے ورد، وظیفے، دعائیں چھوڑ دوں گا اور) میں اپنا سارا وَقت **دُرُود خوانی** میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ **مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری **فِکروں** کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے **گناہ** معاف کردیئے جائیں گے۔'' (ترمذی ج ۴ ص ۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵)

مــــدینہ

(1) یہ بیان امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (۲۶ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ۔2009) میں صحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔ **مجلس مکتبۃُ المدینہ**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(1) اصلاح کا راز (فرضی حکایت)

ولید کو محلے کی مسجِد کے اندر پہلی صف میں باجماعت نمازیں ادا کرتے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ اہلِ مَحَلّہ حیران تھے کہ آخر اس میں اس قدر اِنقلاب کیسے آ گیا! دراصل **ولید** 23 سالہ ہٹّا کٹّا نوجوان تھا اس کی وِڈیو کیسٹوں کی دکان تھی، اس کا کردار بہت گندا تھا، کیا اہلِ خانہ اور کیا اہلِ مَحَلّہ، سبھی اِس کی شرانگیزیوں سے بیزار تھے۔ اسے مسجد میں دیکھ کر یوں بھی حیرت ہو رہی تھی کہ یہ جمعہ تو جمعہ عید کی نماز میں بھی مسجد میں نظر نہیں آتا تھا۔ آخر ہمت کر کے اس کے ایک پڑوسی نے اس عظیم مَدَنی اِنقِلاب پر مبارکباد دیتے ہوئے اس سے اس کی **اِصلاح کا راز** بھی پوچھ ہی لیا۔ اس پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، برستی ہوئی آنکھوں سے بتایا کہ میری اِصلاح کا راز **ایک سنسنی خیز خواب** ہے۔

تھوڑے دنوں پہلے کی بات ہے، رات کو حسبِ معمول **V.C.R.** پر

مار دھاڑ سے بھرپور ایک **فلم** دیکھنے کے بعد میں **پلنگ** پر لیٹ گیا۔ نہ جانے کیوں نیند اچاٹ ہوگئی تھی! مار دھاڑ کے **فلمی** مناظِر میرے ذِہن کے پردے سے ہٹتے نہیں تھے۔ بَہُت دیر تک کروٹیں بدلنے کے بعد جب کچھ اُونگھ آئی تو میں خواب کی دنیا میں پہنچ گیا۔ خواب ہی خواب میں سخت بخار آ گیا حتّٰی کہ مجھے اَسپتال میں داخِل کر دیا گیا۔ اتنے میں ایک نہایت قد آور **خوفناک کالا آدمی** آیا جس کے جسم کے سارے بال کانٹوں کی طرح کھڑے تھے، اس کی آنکھوں، کانوں، ناک کے نتھنوں اور منہ سے **آگ کے شعلے** نکل رہے تھے! آتے ہی اُس نے مجھے اپنے فولادی ہاتھوں سے اُٹھا کر فضا میں اُچھال دیا، میں ایک کھولتے ہوئے **تیل کی دیگ** میں جا پڑا اور میری روح قبض ہونے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس دوران مجھے طرح طرح کی اَذِیَّتوں سے گزرنا پڑا، کبھی محسوس ہوتا کہ **تیز چھری** سے میری کھال اُدھیڑی جا رہی ہے تو کبھی میرے جسم سے **کانٹے دار شاخیں** انتہائی سختی کے ساتھ کھینچ کر نکالنے کا عمل ہو رہا ہے، کبھی ایسا لگتا کہ **بَہُت بڑی**

قینچی سے میرے وُجُود کے ٹکڑے کئے جا رہے ہیں، میرے ہر عُضو (عُض۔و) بلکہ رُوئیں روئیں کو گویا باندھ دیا گیا تھا، نہ میں ہل سکتا تھا، نہ چیخ سکتا تھا، بَہُت دیر تک اس درد و کرب میں مبتَلا رہا، بِالآخِر میری رُوح پرواز کر گئی! میرے گھر والوں نے رونا دھونا شروع کر دیا، شور مچ گیا کہ ولید جیسے کڑیل جوان کا یکا یک انتِقال ہو گیا! میرے غسل و کفن اور نمازِ جنازہ کے مراحِل طے ہوئے اور مجھے **تاریک قبر** میں اُتار دیا گیا۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایسا **گھپ اندھیرا** اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ لوگ دفنا کر چل پڑے اور میں ان کے قدموں کی چاپ سنتا رہا۔ اتنے میں قَبْر کی دیواریں ہلنا شروع ہو گئیں، لمبے لمبے دانتوں سے قَبْر کی دیوار چیرتے ہوئے خوفناک شکلوں والے دو فرشتے (منکر نکیر) میری قَبْر میں آ پہنچے، ان کا رنگ سیاہ، آنکھیں کالی اور نیلی اور شعلہ زن تھیں، ان کے کالے کالے مُہیب (مُ۔ہِیب یعنی ہیبت ناک) بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے تھے، انہوں نے مجھے جھنجھوڑا اور جھڑک کر اٹھا دیا اور نہایت ہی سخت لہجے میں **سُوالات**

شروع کر دیئے۔ ہائے! میری بدنصیبی!! اتنے میں ایک آواز گونج اٹھی: ''**اِس بے نمازی کو کچل دو!**'' بس پھر کیا تھا قَبْر کی دیواروں نے مجھے بھینچنا شروع کر دیا اور میری پسلیاں چٹاخ چٹاخ کی آواز کے ساتھ ٹوٹنے اور ایک دوسرے میں پیوست ہونے لگیں، میرا کفن **آگ** کے کفن سے بدل گیا، میرے نیچے **آگ کا** بستر بچھ گیا۔ اِتنے میں قَبْر میں میری خالہ زاد بہن آ گئی، قریب ہی ایک بے رِیش لڑکا بھی کھڑا تھا، یک لخت ان دونوں کی شکلیں بے حد ڈراؤنی ہوگئیں اور ان کے ہاتھوں میں دیوہیکل **ڈرل مشینیں** کپکپانے اور ان کی سلاخوں **(RODS)** سے آگ کی چنگاریاں اڑنے لگیں۔ ایک گرجدار آواز گونج اٹھی...... ''**ولید اپنی خالہ زاد بہن سے بے تکلّف تھا**[1] اور اس سے اپنی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتا تھا، بے رِیش خوبصورت لڑکوں میں دلچسپی لیتا تھا۔ لذّت کے ساتھ ان کو دیکھتا اور لذّت ہی

[1] دیگر نامحرم عورتوں کے ساتھ ساتھ خالہ زاد، چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، تایازاد، سالی اور بھابھی سے بھی مرد کا پردہ ہے۔ اسی طرح غیر مردوں کے علاوہ خالو، پھوپھا، بہنوئی، دیور و جیٹھ سے بھی عورت کا پردہ ہے۔

کے ساتھ ان سے ملاقات کرتا تھا۔خود بھی فلمیں ڈِرامے دیکھتا اور دوسروں کو بھی دکھاتا تھا،اسے **بدنگاہی اور شہوت پرستی کا مزا چکھادو!''**

بس پھر کیا تھا ان دونوں نے ڈرِل مشین کی **آتشیں سلاخیں** میری آنکھوں میں گھونپ دیں جو کَرَخت آواز کے ساتھ گھومتی ہوئیں **آنکھوں کو پھوڑتی** ہوئیں گُدّی سے آر پار ہوگئیں،ساتھ ہی ساتھ میرے ہاتھوں اور جسم کے ان حِصّوں پر بھی ڈرل مشینیں چلنے لگیں جن سے میں شہوت کو تسکین دیا کرتا تھا۔اس قدر **خوفناک عذاب** کے باوُجُود نہ مجھ پر بیہوشی طاری ہوتی تھی نہ ہی نظر آنا بند ہوتا تھا۔یہی عذاب کیا کم تھا کہ پھر آواز آئی: ''یہ گانے باجے سننے کا شوقین تھا،جب کبھی دو آدمی خُفیہ بات کرنے کی کوشش کرتے تو یہ کان لگا کر ان کی باتیں سن لیا کرتا تھا۔'' جوں ہی آواز بند ہوئی،ڈرل مشینوں نے میرے کانوں کا رخ کیا اور آہ!اب میرے کانوں میں بھی سلاخیں زور زور سے گھومنے لگیں۔کافی دیر تک یہ **اَذِیّت ناک عذاب** ہوتا رہا کہ آواز گونج اٹھی: ''یہ ماں

باپ کو ستاتا تھا...... مسلمانوں کے دل دکھاتا تھا...... جھوٹا تھا وعدہ نہ نبھاتا تھا......
جب غصّہ آتا تو گالی گلوچ اور مار دھاڑ پر اُتر آتا تھا......لوگوں پر طنز کرنا، ان کا
مذاق اڑانا، اِدھر کی اُدھر لگانا، لوگوں کے عیب اچھالنا، تاش، شطرنج، لُوڈو اور وڈیو
گیمز کھیلنا، نشہ کرنا اور پتنگ اڑانا یہ سب اس کے محبوب مشغلے تھے۔ لوگوں کا حق
دبانا، ناجائز کمانا اور **حرام** کھانا اس کا وَتِیرہ تھا...... یہ **داڑھی بھی منڈاتا تھا**......
اس کے عذاب میں اضافہ کر دو!'' چُنانچِہ دیکھتے ہی دیکھتے بَہُت سارے لمبے لمبے
کالے بچّھو ڈنک اٹھائے میری طرف لپکے اور میری ٹھوڑی کی کھال کے اندر
گھسنے شروع ہوگئے اور جہاں داڑھی ہوتی ہے اس حصے میں کھال اور گوشت کے
درمیان داخِل ہو کر مجھے ڈنک مارنے لگے۔ **خوفناک سیاہ سانپوں** نے مجھے
بھَنْبھوڑنا (کاٹنا) شروع کر دیا، میں دنیا میں جن جن چیزوں سے ڈرتا تھا وہ
سب (مَثَلاً کُتّے، کن کھجورے، چھپکلیاں، چوہے وغیرہ) یکبارگی مجھ پر ٹوٹ پڑے، نیز
میری **قَبْــــــر آگ کی بھٹّی بن گئی**۔ اتنے میں کسی نے بَہُت بڑے **آتشیں**

ہتھوڑے سے مجھے ایک زوردار ضَرب لگائی اور میں گیند کی طرح اُچھلا، دھڑام سے گرا اور **میری آنکھ کُھل گئی!** میں اپنے پلنگ سے نیچے گر پڑا تھا، گھر والے گھبرا کر جاگ اٹھے تھے، دہشت کے مارے میرا بدن بُری طرح کانپ رہا تھا۔

جب حواس کچھ بحال ہوئے تو **میں نے رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی**، ماں باپ اور دیگر افرادِ خانہ کو راضی کیا، راتوں رات عشاء کی نَماز ادا کی اور میں نے پانچوں وقت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نَمازِ باجماعت کا اہتمام شروع کر دیا ہے نَمازِ قضا عمری بھی ادا کر رہا ہوں اور ایک مٹّھی داڑھی سجانے کا بھی عہد کر لیا ہے۔ وِڈیو کا کاروبار ختم کر دیا ہے، جن لوگوں کے حُقُوق پامال کئے تھے، ان سے صُلح (صُل۔ح) کر لی ہے۔ جن کی رقمیں ذِمّے تھیں، ادا کر دی ہیں۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ایک اچّھے مسلمان کی حیثیت سے سنّتوں بھری زندَگی گزاروں گا۔ **میری اصلاح کا راز** جس جس بے عمل مسلمان پر آشکار ہو، کاش! اُس کیلئے بھی وہ باعِثِ اصلاح بن جائے۔

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے　　کب تلک غفلت سَحَر ہونے کو ہے

باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے　　ختم ہر فردِ بَشَر ہونے کو ہے

ایک دن مرنا ہے آخِر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخِر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُندَرَجۂ بالا دل ہلا دینے والی تَصَوُّراتی حکایت پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے ہم سب کو اس میں سے **عبرت کے مَدَنی پھول** چننے چاہئیں۔ اس سے نصیحت حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تصوُّر ہی تصوُّر میں اِس واقِعہ کو اپنے اوپر گزرتا ہوا محسوس کریں اور پھر اپنے آپ کو خوب ڈرائیں کہ دیکھو ایک بار اور مُہلَت دے دی گئی ہے، اب گناہوں بھری زندگی سے کَنارہ کشی کر کے سنّتوں بھری زندگی گزارنی ہے۔ ورنہ واقِعی جب موت کی سختیاں شُروع ہو جائیں گی اُس وَقت اپنی ایک نہ چلے گی۔ آہ! نَزع کی سختیاں برداشت نہیں ہو سکیں گی، نَزع کے متعلق ایک **ہوش رُبا رِوایت** پڑھئے

اورخوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرزیئے۔

مُردہ اگر بتا دے تو......

موت دنیا و آخِرت کی ہولنا کیوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہے یہ **آروں** کے چیرنے سے، **قینچیوں** کے کترنے سے اور **ہانڈیوں** کے اُبالنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اگر مُردہ زندہ ہوکر **موت کی سختیاں** لوگوں کو بتا دے تو ان کا عیش و آرام سب ختم ہو جائے اور ان کی نیند اُڑ جائے۔

(شرح الصدور ص ۳۳ مرکز اہلسنت برکات رضا الھند)

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن　　قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن

منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن　　اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

﴿2﴾ تڑپتا مُردہ

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے: ایک رات میں نے ایک **سنسنی خیز خواب**

دیکھا خواب ہی خواب میں، میں ایک قبر کے اندر داخل ہوا، اس میں **مجھے تڑپتا مُردہ** نظر آیا، چیخنے کے انداز میں منہ کھولنے کے باوُجود اُس کے منہ سے آواز نہیں نکلتی تھی! کافی دیر کے بعد وہ ساکِن ہُوا (یعنی تڑپنا بند ہو گیا)۔ اتنے میں ایک شخص نے **چابُک نُما چمکدار تار** اُس کی پیشاب کی نالی کے سوراخ میں داخِل کر دی! جس کی اذِیّت سے وہ **مُردہ** ایک بار پھر پہلے کی طرح تڑپنے لگا۔ **مُردے** کی اس اذِیّت ناک حالت پر مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے عذاب دینے والے سے پوچھا: اِس مُردے کو یہ **دردناک عذاب** کیوں دیا جا رہا ہے؟ اُس نے بتایا: ''یہ اپنی دُنیوی زندگی میں **زانی** تھا۔ اب جب سے مرا ہے، اسے یہی عذاب دیا جا رہا ہے۔'' مجھے اُس مُردے کی حالت پر بہُت رحم آ رہا تھا، اتنے میں کسی نے مجھے پکڑ کر زمین پر لِٹا دیا اور ویسی ہی باریک سلاخ میری پیشاب گاہ کے سوراخ میں بھی داخِل کر دی! میں شدید تکلیف کی وجہ سے ماہیِ بے آب کی طرح تڑپنے لگا، کافی دیر کے بعد جب میری آنکھ کُھلی تو میں سخت تکلیف میں تھا میرا بِستر گِیلا تھا مجھے

محسوس ہوا کہ پیشاب نکل گیا ہے۔مگر دیکھا تو بستر تکیے تک پسینے میں تر بتر تھا! میں نے جب اُٹھ کر پیشاب کیا تو **خون** کی طرح سُرخ تھا اور **یہ خون والا پیشاب چھ ماہ تک جاری رہا**،اس سے میں بَہُت کمزور ہوگیا، ہر قسم کے لیبارٹری ٹیسٹ، گردے مثانے کے **X-RAY** وغیرہ کروائے، کئی ڈاکٹروں سے مشورہ کیا مگر نہ بیماری کی وجہ سامنے آئی نہ ہی مرض میں کمی ہوئی۔اس دوران میں نے ملازَمت سے لمبی چھٹّی لے لی۔ جب ہر طرح کی دوا ناکام ہوگئی تو پھر میں نے **دعا و اِستغفار** کی طرف رُجوع کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اِس مصیبت سے نَجات بخشی۔آج بھی جب وہ **تڑپتا لاشہ** یاد آتا ہے تو خوف کے مارے میرے رُونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

آگ کا ھار

مذکورہ واقِعہ کہیں پڑھا تھا جسے قدرے تصرُّف کے ساتھ بیان کیا ہے واقِعی اِس میں عبرت ہی عبرت ہے **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خوفِ خداوندی

عَـزَّوَجَلَّ سے لرز اٹھیئے! زِنا اور اُس کے لَوازِمات یعنی آنکھوں کا زِنا، ہاتھوں کا زِنا، دل کا زِنا، ذِہن کا زِنا اور ہر طرح کے زِنا سے سچّی توبہ کرلیجئے۔

منقول ہے: جس نے اپنی آنکھوں کو نظَرِ حرام سے پُر کیا، اللہ عَـزَّوَجَلَّ اُس کی آنکھوں کو جہنَّم کی آگ سے پُر کریگا اور جس نے حرام کردہ عورت سے زِنا کیا، اللہ عَـزَّوَجَلَّ اسے اُس کی قَبر سے پیاسا، روتا ہوا غمگین اور سیاہ رُو (یعنی کالے چِہرے والا) اُٹھائے گا اور اسے تاریکی (یعنی اندھیرے) میں کھڑا کریگا۔ اُس کی گردن میں **آگ کا ہار** ہوگا اور اس کے جِسم پر قَطِران (یعنی رانگے) کا لباس ہوگا۔ اللہ عَـزَّوَجَلَّ نہ اس سے کلام فرمائیگا اور نہ ہی اسے پاک کرے گا اور اس کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ (قرۃُ العیون مع روض الفائق ص ۳۸۸)

زانیوں کا انجام

مِعراج کی رات سَرورِ کائنات، شاہِ مَوجودات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تَنُّور جیسے ایک سُوراخ کے پاس پہنچے تو اس کے اندر جھانک کر دیکھا، تو اس میں کچھ

ننگے مرد اور عورتیں تھیں اچانک ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ اٹھتا تو مرد اور عورتیں دھاڑیں مارتے اور ہائے ہائے کرتے۔ **سرکارِ عالم مدار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے اِستفسار پر **سیّدُنا جبرئیل اَمین** علیہ السلام نے عرض کی: یہ زانی مرد اور زانیہ عورَتیں ہیں۔ (مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج۷ص ۲۴۹ حدیث ۲۰۱۱۵ دارالفکر بیروت)

خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَةٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب مرد مرد سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں۔

(السنن الکبری ج ۸ ص ۴۰۶ حدیث ۱۷۰۳۳ دارالکتب العلمیة بیروت)

زانی کو شَرْمگاہ سے لٹکایا جائیگا

مروی ہوا کہ زبور شریف میں ہے: زانیوں کو ان کی شرمگاہوں کے ذَرِیعے جہنَّم میں لٹکایا جائے گا اور لوہے کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔ جب کوئی زانی اس سزا سے بچنے کے لیے مدد طلب کرے گا تو فرشتے کہیں گے کہ تیری یہ

آواز اُس وقت کہاں تھی جب تو ہنستا تھا، خوش ہوتا اور اکڑتا تھا۔ نہ **اللہ** تعالیٰ کی عظمت کو دیکھتا اور نہ ہی اس سے حیا کرتا تھا۔ (کتاب الکبائر ص ۵۵)

﴿3﴾ خوفناک شیر

ایک شخص نے خواب دیکھا، کہ وہ کسی **جنگل** میں چلا جارہا ہے اتنے میں پیچھے آہٹ محسوس ہوئی مڑ کر دیکھا تو ایک **خوفناک شیر** اُس کے تَعاقُب میں چلا آرہا ہے، وہ گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا، **شیر** بھی پیچھے دوڑا، اتنے میں ایک **گہرا گڑھا** آڑے آ گیا، اس نے گڑھے میں جھانک کر دیکھا تو اندر ایک **بَہُت بڑا سانپ** منہ کھولے بیٹھا نظر آیا! اب یہ بَہُت ڈرا کہ کرے تو کیا کرے! آگے **خطرناک سانپ** ہے تو پیچھے **خوفناک شیر!** اتنے میں اُسے ایک درخت نظر آیا، یہ اُس کی ٹہنی سے لٹک گیا لیکن ایک نئی مصیبت کھڑی ہوگئی، وہ یہ کہ **ایک سفید اور ایک سیاہ چوہا** دونوں مل کر اُس ٹہنی کی جڑ کو کُتَر رہے ہیں، اب تو یہ بہت گھبرایا کہ عنقریب یہ دونوں چوہے ٹہنی کاٹ ڈالیں گے اور میں گر جاؤں گا اور پھر

شیر اور **سانپ** کا لقمہ بن جاؤں گا۔ ابھی وہ اسی تَرَدُّد میں تھا کہ اس کی نظر **شہد** کے **چھتّے** پر پڑی اور وہ شہد پینے میں مشغول ہو گیا اور شہد کی لذّت میں کچھ ایسا گم ہوا کہ نہ شیر و سانپ کا خوف رہا، نہ ہی دونوں چوہوں کا ڈر۔ اچانک ٹہنی جڑ سے کٹ گئی اور یہ دھڑام سے نیچے گرا، **شیر** اُس پر جھپٹا اور اس نے چیر پھاڑ کر گڑھے میں گرادیا اور **سانپ** اُس کو نگل گیا۔ پھر آنکھ کُھل گئی۔

وہ ہے عَیش وعِشرت کا کوئی مَحَل بھی   جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تُو نکل بھی   یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت میں دنیا کی لذّتیں خواب کی طرح ہیں جو اس کی رنگینیوں میں کھویا ہوا ہے وہ یقیناً غفلت کی نیند سویا ہوا ہے، موت آنے پر وہ جاگ اُٹھے گا۔ مذکورہ بالا خواب میں جنگل سے مُراد دنیا ہے اور

خوفناک شیر موت ہے، جو پیچھے لگی ہوئی ہے، گڑھا قَبْــــر ہے جو آگے ہے، وہ **سانپ** بُرے اَعمال ہیں جو قَبْر میں ڈَسیں گے اور **دو سفید و سیاہ چوہے** دن اور رات ہیں اور وہ ٹَہنی زندَگی ہے، جسے وہ کاٹ رہے ہیں اور شہد کا چھتّہ دنیا کی فانی لذّات ہیں، جِن میں مشغول ہو کر انسان **شیر** (یعنی موت)، **گڑھا** (یعنی قَبْــــر)، **سانپ** (یعنی سزائے اعمال بد) اور **سیاہ و سفید چوہوں** (یعنی دن اور رات) کو بھول جاتا ہے مگر وہ دونوں چوہے (یعنی دن اور رات) ملکر اُس کی زندَگی کی ٹَہنی کو برابر کُتَرتے رہتے ہیں، جُوں ہی اُس کی مُدّت پوری ہوتی ہے، وہ موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

حسنِ ظاہِر پر اگر تُو جائے گا   عالَمِ فانی سے دھوکا کھائے گا

یہ مُنَقَّش سانپ ہے ڈس جائے گا   رہ نہ غافل یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخِر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخِر موت ہے

﴿4﴾ پُلصراط کی دہشت

حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایک کنیز نے حاضر ہو کر عرض کی: میں نے خواب میں دیکھا کہ جہنَّم کو دَہکایا گیا ہے اور اُس پر **پُلصراط** رکھ دیا گیا ہے۔ اتنے میں **اُموی خُلَفاء** کو لایا گیا۔ سب سے پہلے خلیفہ **عبدُالملِک بن مَروان** کو حکم ہوا کہ **پُلصراط** سے گزرو، وہ **پُلصراط** پر چڑھا، مگر آہ! دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ میں گر پڑا۔ پھر اُس کے بیٹے **ولید بن عبدُالملِک** کو لایا گیا، وہ بھی دوزخ میں جا گِرا۔ اس کے بعد **سلیمان بن عبدُالملِک** کو حاضِر کیا گیا اور وہ بھی اسی طرح دوزخ میں گر گیا۔ ان سب کے بعد یا امیرَ المؤمنین! آپ کو لایا گیا، بس اِتنا سننا تھا کہ **حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خوفزدہ ہو کر چیخ ماری اور گر پڑے۔ کنیز نے پکار کر کہا: یا امیرالمؤمنین! سُنئے بھی تو...... خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نے سلامتی کے ساتھ **پُلصراط** کو عُبُور کر لیا۔ مگر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ

تعالیٰ عنہ **پُلْصِراط کی دَہشَت** سے بے ہوش ہو چکے تھے اور اسی عالم میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۴ ص ۲۳۱ دارصادر بیروت)

پُلصراط تلوار کی دھار سے تیز تر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حالانکہ غیرِ نبی کا خواب شریعت میں حُجّت نہیں۔ پھر بھی آپ نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ **پُلْصِراط** پر گزرنے کے مُعاملے میں کس قدر حَسّاس تھے۔ واقِعی **پُلْصِراط** کا مُعامَلہ بڑا ہی نازُک ہے۔ پُلْصِراط بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز تر ہے اور یہ جہنّم کی پُشت پر رکھا ہوا ہوگا، خدا کی قسم! یہ سخت تشویشناک مَرحلہ ہے، ہر ایک کو اس پر سے گزرنا ہی پڑے گا۔

صَحابی کا رونا

پُلْصِراط کا مَرحلہ آسان نہیں، ہمارے اَسلاف اس ضِمن میں بے حد مُتَفَکِّر (مُ۔تَ۔فَکْ۔کِر) اور مغموم رہا کرتے تھے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ

جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی **نَقْل فرماتے ہیں:** حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بار روتے دیکھ کر ان کی زَوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: آپ کو کس بات نے رُلایا ہے؟ فرمایا: مجھے (پارہ 16 سورۂ مریم میں وارِدشدہ) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان یاد آگیا، وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (ترجمۂ کنزُالایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو) یہ تو جان لیا کہ میں نے اس میں داخل ہونا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ میں اس سے نَجات بھی حاصِل کرسکوں گا یا نہیں۔(اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج ۴ ص ۶۳۱ حدیث ۸۷۴۸، التخویف مِنَ النّار ص ۲۴۹)

وارِدُھا سے مراد

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا خوفِ خدا عزوجل مرحبا! سورۂ مریم کی آیت نمبر 71 میں لفظ ’’ وارِدُھا‘‘ (یعنی دوزخ سے گزرنے کے بارے میں) حضرتِ سیِّدَتُنا حَفْصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیِّدُ نا عبداللہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے خیال میں بات یہ تھی کہ قرآنِ کریم کے ان الفاظ میں ’’ وَارِدُھا‘‘ کے معنی **دَاخِلُھَا**

(یعنی دوزخ میں داخل ہونے) کے ہیں۔'' (مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۵۹۹ تحت الحدیث ۶۲۲۷، اَلتَّخویف مِنَ النَّار ص ۲۴۹، البدور السّافرۃ ص ۳۳۸)

پُلصراط پندرہ ہزار سال کی راہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے، پُلصراط کا سفر نہایت ہی طویل ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مَنقول ہے: **پُلصراط** کا سفر پندرہ ہزار سال کی راہ ہے، پانچ ہزار سال اوپر چڑھنے کے، پانچ ہزار سال نیچے اُترنے کے اور پانچ ہزار سال برابر کے۔ **پُلصراط** بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے تیز تر ہے اور وہ جہنَّم کی پُشت پر بنا ہوا ہے اس پر سے وہ گزر سکے گا جو **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کے باعث کمزورونِڈھال ہوگا۔

(البدور السّافرۃ ص ۳۴۴ دارالکتب العلمیہ بیروت)

پُلصراط سے گزرنے کا منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تصوُّر کیجئے! اُس وقت کیا گزر رہی ہوگی جب

میدانِ قِیامت میں سورج ایک میل پر رَہ کرآگ برسا رہا ہوگا، بھیجے کھول رہے ہوں گے، کلیجے پھٹ گئے ہوں گے، دل اُبل کر گلے میں آگئے ہوں گے ایسے درد ناک حالات میں **پُلصِراط** سے گزرنے کا مرحلہ درپیش ہوگا۔اِس سے گزرنے کیلئے دنیوی طاقتور باکسر، کڑیل نوجوان و پہلوان، تیز وطَرّار وسُبک رفتار، خلاباز و کراٹے باز، اور ہٹّے کٹّے مُستَنڈے ہونے کی حاجت نہیں بلکہ حضرتِ سیدُنا فُضَیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانِ عافیّت نشان کے مطابِق **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کے سبب کمزور وزار اور نَحیف ونَزار رہنے والے **پُلصِراط** کو بآسانی پار کرلیں گے۔

ہرایک پُلصِراط سے گزرے گا

اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا حَفْصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: مجھے امّید ہے کہ جو غَزوۂ بدر اور حُدَیبیہ میں حاضِر تھے وہ آگ میں داخِل نہیں ہوں گے۔میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کیا **اللہ تعالیٰ** نے یہ نہیں فرمایا:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ ﴿٧١﴾

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم ۷۱)

ترجمۂ کنزُالایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے ربّ کے ذمّے پر یہ ضَرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، کیا تُو نے نہیں سنا:

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم ۷۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گُھٹنوں کے بل گرے۔

(سُنَن ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۵۰۸ حدیث ۴۲۸۱ دارالمعرفۃ بیروت)

مُجرِمین جہنَّم میں گر پڑیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس روایت سے **معلوم** ہوا کہ ہر ایک کو دوزخ سے گزرنا ہوگا۔ **خوفِ خدا** عزوجل رکھنے والے مؤمنین بچالئے جائیں گے اور مجرِمین وظالمین جہنَّم میں گِر پڑیں گے۔ آہ! آہ! آہ! انتہائی دشوار معاملہ ہے،

ہائے! ہائے! پھر بھی ہم خوابِ **غفلت** سے بیدار نہیں ہوتے۔

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا   مغلوب شہا نفسِ بدکار نہیں ہوتا

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے   **غفلت** سے مگر دل کیوں بَیدار نہیں ہوتا

گو لاکھ کروں کوشش اِصلاح نہیں ہوتی   پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا

اے رب کے حبیب آؤ اے میرے طبیب آؤ

اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند **سنّتیں اور آداب** بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : {1} جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) {2} جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے {3} پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں

(یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تا کہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔(بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) **نزھۃُ القاری میں ہے:** مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو۔ اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۰ فرید بک اسٹال)

{4} مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے {5} کسی نے **حضرتِ** سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی

ہے۔(اَبُو دَاوٗد ج۴ ص۸۴ حدیث ۴۰۹۹) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ) {6} جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں {7} (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا ''دولتِ بے زوال'' میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۵۹۶) استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل

کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسری منزِل سے بچّہ گر پڑا!

ترغیب و تحریص کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک انوکھی مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: محرم الحرام ۱۴۲۵ھ میں میرے بھانجے کے ابُّو **عاشقانِ رسول** کے ساتھ 12 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر تھے۔ اِسی دَوران ان کا دوسالہ **مَدَنی مُنّا** عمارت کی دوسری منزِل سے گر پڑا۔ مَحَلّے والے گھبرا کر دوڑ پڑے کہ اتنی بُلندی پر سے گرنے والا بچّہ کہاں زندہ بچے گا۔ مگر لوگوں کی حیرت کی

اُس وَقت انتِہا نہ رہی جب دیکھا کہ وہ مَدَنی مُنّا روتا ہوا صحیح سلامت کھڑا ہو گیا ہے! جب **مَدَنی مُنّے** کے ابّو **مَدَنی قافِلے** سے لوٹ کر گھر آئے اور اپنے **مَدَنی مُنّے** کو بالکل ٹھیک ٹھاک پایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ ان کا یہ ذِہن بنا کہ یہ سب **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت ہے جو ایسا زندہ کرشمہ دیکھنے کو ملا۔ چُنانچِہ انہوں نے اُسی وَقت یہ نیّت کی کہ **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ 12 ماہ میں 12 دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کروں گا۔

رَبّ حفاظت کرے اور کفایت کرے گا توکُّل کریں قافِلے میں چلو
حادِثہ ہو کوئی عارِضہ ہو کوئی سب سلامت رہیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہ خدا عزوجل کے مسافِروں کی تو کیا بات ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں کسی کو تنہا نہیں چھوڑتیں۔ **اللہ** کریم عزوجل کی قدرت بَہُت ہی عظیم ہے۔ دوسری منزل سے گرنے والے بچّے کا یوں سلامت

رہ جانا یقیناً کرشمۂ قدرت ہے۔ آیئے اِس سے بھی زیادہ حیرت انگیز حِکایت مُلاحظہ فرمایئے چُنانچِہ

قَبر سے بچّہ زندہ بَر آمد ہُوا!

ایک شخص امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمتِ بابَرَکت میں اپنے بیٹے کے ساتھ آیا۔ بیٹے کی صُورت ہُو بَہُو اپنے والِد سے ملتی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُن کو دیکھ کر فرمایا کہ میں نے ان باپ بیٹوں کے درمیان جتنی مُشابَہَت دیکھی اِس سے پہلے کبھی کسی اور میں نہیں دیکھی۔ والِد نے عرض کی: عالی جاہ! اِس بچّے کا واقِعہ نہایت ہی عجیب و غریب ہے۔ میں سفر پر جانے لگا تو یہ بچّہ ماں کے پیٹ میں تھا، بیوی نے کہا: تُم اِس کو کس کے سِپُرد کر کے جارہے ہو؟ میں نے کہا: "**میں نے اس کو اللہ تعالٰی** عزوجل **کے سِپُرد کیا۔**" جب سفر سے لوٹ کر آیا تو گھر کو مُقفَّل (بند) پایا۔ جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ بیوی کا انتِقال ہو چکا ہے، میں فاتحہ پڑھنے اُس کی قَبر پر گیا تو ایک **روشن**

شُعلہ اُس کی قَبر پر دیکھا۔ میں نے سوچا بیوی تو نیک تھی یہ شُعلہ کیسا؟ میں ضَرور کھود کر دیکھوں گا۔ جب **قَبْر** کھودی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُس میں چاند سا مَدَنی مُنّا موجود ہے جو مَری ہوئی ماں کے اردگرد اُچھل کود کر کھیل رہا ہے! غیب سے آواز آئی: ''یہ وہ بچّہ ہے جس کو تُو نے سفر پر جاتے وَقت ہمارے سِپُرد کیا تھا، لے اَمانت سنبھال، اگر بیوی کو بھی ہمارے سِپُرد کر جاتا تو وہ بھی تُجھ کو مل جاتی۔'' (فُتُوحاتُ الرَّبّانِیّہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّہ کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

شادی میں جہاں بہت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک "**مَدَنی بستہ**" (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شاءَ اللہ عزوجل اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ جزاک اللہ خیراً۔

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح "مکتبۂ رسائل" کے مدنی بستے لگوائیے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنت**، **نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃ المدینہ** سے رجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 2203311-2314045
لاہور: دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679
سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 2632625
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 6107212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192
راولپنڈی: کمیٹی چوک، اقبال روڈ، نزد فضل داد پلازہ۔ فون: 5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر پشاور۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 4225653

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net